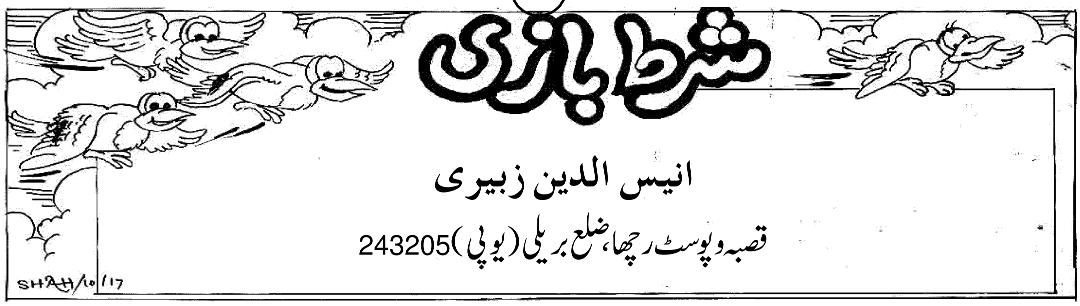

شرط بازی

انیس الدین زبیری

قصبہ و پوسٹ رچھا، ضلع بریلی (یوپی) 243205

چار کبوتر تھے، گہرے دوست، ساتھ ساتھ کھاتے، ساتھ ساتھ پڑھتے اور ساتھ ساتھ کھیلتے اُڑتے، ایک دن کی بات ہے انھوں نے بات بات میں شرط لگائی۔

شرط یہ تھی کہ چاروں میں سب سے زیادہ کون اُڑسکتا ہے، طے یہ ہوا کہ چلو آسمان میں اُڑتے ہیں، جو سب سے زیادہ دیر تک اُڑتا رہے گا وہی جیتے گا۔

ایک نے پوچھا کہ اس جیتنے والے کو کیا انعام ملے گا؟ دوسرے کبوتر نے جواب دیا۔ تب ہارے ہوئے کبوتر جیتنے والے کبوتر کو شہر کے سب سے عمدہ ہوٹل میں کھانا کھلائیں گے۔

سب نے ایک ساتھ اُڑان بھری، سبھی کبوتر اُڑتے رہے اُڑتے رہے اونچے اونچے، وہ سبھی اُڑتے رہنے سے ہانپنے لگے۔ ہارنے کو کوئی تیار نہیں، مگر آخر کب تک؟ بڑے کبوتر کا دم پھول گیا اس سے اور نہیں اُڑا جاتا تھا، وہ نیچے زمین پر اُتر آیا دوسرا کبوتر بھی ہانپنے لگا اسے لگا اگر نیچے اترا تو وہ بے ہوش ہوکر نیچے گر جائے گا، وہ جا کر پیڑ پر بیٹھ گیا، پھر پہلے ساتھی کے پاس پہنچ گیا۔

تیسرے کبوتر کو چکر آنے لگا۔ اس نے سوچا مجھ کو بھی ضد کرنے سے فائدہ نہیں۔ جان چلی گئی تو کیا فائدہ وہ بھی بے دلی سے نیچے آ گیا۔ سبھی لمبی لمبی سانس لے رہے تھے، شام ہوگئی تھی۔ سب سے آخر میں سب سے چھوٹا کبوتر نیچے آیا وہی اوّل رہا۔ تینوں نے اسے مبارک باد دی، چھوٹے کبوتر نے کہا شکریہ بڑے بھائیو، اب چل کر مجھے ہوٹل میں کھانا کھلاؤ، بڑے کبوتر نے جواب دیا وہ تو ٹھیک ہے، لیکن میرے پاس تو پیسے نہیں ہیں، چھوٹے کبوتر نے کہا یہ تو غلط بات ہے، دوسرے کبوتر نے کہا ہمیں اپنے وعدے کو پورا کرنا چاہیے، لیکن مجبوری ہے میرے بھائی، تیسرے کبوتر نے کہا اب تو رات ہو رہی ہے اس وقت پیسوں کا انتظام نہیں ہوسکتا ہے، کل دیکھیں گے، تو پھر بات کل پر ٹل گئی۔

دوسری صبح تینوں کبوتر اُٹھے، تینوں ہی بہت پریشان تھے، کریں تو کیا کریں، اچھے ہوٹل میں تو بہت پیسے لگتے ہیں، پیسے آئیں تو کہاں سے آئیں،

وہ تینوں اُڑتے رہے اُڑتے رہے، جگہ گھومتے رہے، پیڑوں پر، دکانوں میں، گھروں میں، جنگل میں، لیکن انھیں پیسے کون دیتا بہت دیر ہوگئی گرمیوں کے دن تھے دوپہر کا وقت تھا، وہ تینوں کبوتر گھومتے اُڑتے رانی کے محل کی دیوار پر جا بیٹھے، رانی اپنے کمرے میں بیٹھی اپنے نوٹ گن رہی تھی، کبوتر لالچی نظروں سے نوٹ دیکھ رہے تھے رانی کو گرمی لگی، نوٹ وہیں پلنگ پر چھوڑ کر وہ نہانے چلی گئی، جیسے ہی رانی نے غسل خانہ کا دروازہ بند کیا تینوں کبوتروں نے مل کر سارے نوٹ اُٹھا لیے۔

نہا کر آنے کے بعد رانی نے نوٹ غائب پائے، رانی بہت پریشان ہوئی، نوٹ تلاشتی رہی، لیکن نوٹ ہوں تو ملیں؟ آخر رانی نے پولیس کو رپورٹ لکھوائی، پولیس حرکت میں آگئی، اس کام کے لیے چار سپاہیوں کو لگایا گیا، وہ چاروں شہر کے مختلف علاقوں میں گھومتے رہے اور چور کا پتہ لگاتے رہے۔

رات ہو چکی تھی، چاروں سپاہی ایک جگہ پر اکٹھا ہوئے، چاروں ہی نا اُمید تھے، کسی کو بھی چور کا کچھ پتہ نہیں ملا تھا، ہیڈ کانسٹبل نے کہا، اس چکر میں صبح سے کھانا بھی نصیب نہیں ہوا ہے، چلو سامنے ہوٹل میں بیٹھ کر چائے پیتے ہیں، وہ چاروں سپاہی ہوٹل میں گھس گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ چاروں کبوتر بڑے ٹھاٹ سے ایک سے ایک لذیذ پکوان منگوا کر کھا رہے ہیں بعد میں دیکھا کہ بیرا کو بھی پچاس روپے انعام دے کر باہر نکل گئے۔

اُڑنے ہی والے تھے کہ پولیس والوں نے انھیں دبوچ لیا، دریافت کیا کہ پیسے کہاں سے لائے جواب درست نہ ملا تو پھر جیل میں ڈال دیا۔ دوسرے روز عدالت میں سب کی پیشی ہوئی، چاروں کبوتروں نے سچ بات بتادی اور منصف صاحب سے معافی مانگنے لگے۔ منصف صاحب نے ساری باتیں سنیں اور پھر بولے، پہلی بات شرط لگانا بری بات ہے۔

دوسری بات اگر پیسے نہ ہوں تو شرط بازی اور بھی بری ہے۔

تیسری بات محنت سے پیسے نہ کما کر چوری کرنا تو بہت بڑا جرم ہے۔

اب کی معاف کر دیجیے، کبوتروں نے کہا! منصف صاحب دو منٹ تک سوچتے رہے پھر دھیرے سے بولے، ہاں چوں کہ جرم پہلی بار ہوا ہے اس لیے صرف چار، چار دن کی قید دی جاتی ہے۔

چھوٹے کبوتر نے کہا، منصف صاحب! میں نے تو چوری نہیں کی۔ منصف نے جواب دیا تم نے بھی تو شرط لگائی تھی، اپنے ساتھیوں کو غلط طریقے سے دولت لانے پر مجبور کیا، چلو نہیں تین دن کی قید۔

چاروں کبوتروں نے باری باری سے کہا، ہاں جناب، ہاں جناب، ہاں جناب۔ ○○